علم الجدل (عقائد مشرکین) کا علمی جائزہ) منتخب تفاسیر کے تناظر میں (

An Analysis of Ayat-e-Mukhasama Related to the Beliefs of Mushrikeen in the Light of Some Selected Quranic Commentaries

ڈاکٹر عبدالرشید*
حافظ ظفر حسین**

Abstract

The purpose of this article is to identify those verses of the Holy Quran wherein Allah Almighty has argued at great length with the non believers(Mushrikeen) regarding their false beliefs towards, Tauheed (Oneness of Allah Almighty), Resalate (Prophet hood),Holy Books, Angels and Akherat etc. To form a holistic approach towards the understanding of the related verses, Which is called Ayat-e-Mukhasama (Dialogue).

Some authentic and famous Quranic commentaries (Tafaseer) of the early three centuries of the Islamic Era (Quroon-E-Salasa) have been selected.

They include Tafseer-ul-Quran Al-karim (Tafseer-e-Mujahid), Kitab-u-Tafseer (Tafseer-e-Suri), Tafseer Al-Kabir (Tafseer-e-Muqatil bin Sulaiman), Tafseer-ul-Quran Al-Azeem (Tafseer-e-Tastari), Tafseer-ul-Quran Al-Aziz (Tafseer-e-Abdur Razaq)and Tafseer-e-Shafei by Imam Shafi etc.

In the light of the Holy verses, well explained by the Quranic commentaries concerned, the false beliefs of the non-believers have been discussed, assessed and then dismissed.

Keywords: Ayat-e-Mukhasama,Mushrikeen, Belifes, Holy Quran, Quranic Commentaries.

* Dr.Abdur Rashid : Subject Specialist E&S Education Department KP.

** Dr. Hafiz Zafar Hussain :Asistant Professor Department of Islamic Theology
Islamia College University Peshawar

مشرکین اپنے آپ کو حنفاء کہتے تھے اور دین ابراہیمی کے دعوے دار تھے۔اس لئے کہ بیت اللہ کا حج، نماز میں قبلہ رخ کھڑا ہونا،جنابت کا غسل ،محرمات نسبی اور رضاعی کی حرمت، ختنہ،اشہرحرم کی حرمت، مسجد حرام کی تعظیم ،حلق میں ذبح کرنا،اونٹ کا نحر،طلوع فجر سے غروب شمس تک روزے رکھنا،یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کرنا اور رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا یہ سب ملت ابراہیمی کے شعائر ہیں۔[1] اور مشرکین چونکہ یہ تمام افعال کیا کرتےتھے اس لئے اپنے آپ کو حنیف کہتے تھے،لیکن رفتہ رفتہ یہ صفات بھی ان میں ناپید ہوگئیں ۔ چوری ،قتل،زنا اور سود جیسے برے صفات جو دین ابراہیمی میں حرام تھے اکثر مشرکین اس کے مرتکب ہونے لگے تھے۔ ان کے عقائد میں فساد پیدا ہواتھا۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے منکر تھے، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں تصور کرتے تھے، ،بعث بعد الموت کے منکر تھے،بتوں اور سورج چاند تاروں کی عبادت کیا کرتے تھے اور ان کے بارے میں شفاعت کا عقیدہ رکھتے تھے۔

پھرآپ ﷺ کے رسالت کا انکار کیااورقرآن کےکلام اللہ ہونے میں شک کرنے لگے۔قرآن مجید میں مشرکین عرب کے اکثر باطل عقائد پر ان کے ساتھ مخاصمہ کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، آپ ﷺ کی رسالت،آسمانی کتابوں،ملائکہ،بعث بعد الموت،عقیدہ شفاعت ، بت پرستی اورستارہ پرستی کے بارے میں مشرکین کے باطل عقائد کو

ذکر کرکےان کے اعتراضات اور شبہات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

1۔عقیدہ توحید اور مشرکین سے جدل

بنیادی عقائد کی اصل ایمان باللہ اور توحید کا تصور ہے۔اس لئے مشرکین عرب کے ساتھ جن چیزوں میں مخاصمہ کیا گیا ہے ان میں ایمان باللہ کا ذکر سب سے مقدم ہے۔

مشرکین اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل تھے اور اللہ تعالیٰ کو خالق کائنات مانتے تھے لیکن اسکے ساتھ اپنے باطل معبودوں کو بھی شریک ٹھہراتے تھے،اللہ تعالیٰ کی صفات میں بتوں،سورج،چاند،تاروں اور آگ وغیرہ کو شریک مانتے تھے۔

جن آیات میں مشرکین کے ساتھ ایمان باللہ پر مخاصمہ کیا گیا ہے۔ان میں سے چند آیات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

عقیدہ توحید سے متعلق آیات جدل

1. ﴿وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾[2]
2. ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ﴾[3]
3. ﴿لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا﴾[4]
4. ﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ﴾[5]
5. ﴿وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ﴾[6]

<u>**آیت جدل**</u> : ﴿وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾[7]

آیت جدل اور تفسیری آراء

1۔ تفسیر سفیان ثوری : سفیان ثوری ؒ نے مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہےکہ مشرکین نے جب یہ آیت سنی تو کہا کہ اگر واقعی اس طرح ہے کہ ہمارا معبود ایک ہے تو ہمیں ایک نشانی بتا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ الیٰ آخرہ نازل فرمائی۔[8]

2۔ تفسیر مقاتل : صاحب تفسیر مقاتل آیت مبارکہ: ﴿وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ کی تفسیر میں فرمائے ہیں۔"قال اللہ لاھل الکتاب الٰھکم الہ واحدیقول ربکم رب واحدفوحد نفسہ تبارک اسمہ لاالہ الاھوالرحمٰن الرحیم"۔[9]

3۔ تفسیر شافعی : امام شافعی ؒ سے آپ کے شاگرد بشر مریسی نے سوال کیا"اخبرنی ماالدلیل علی ان اللہ تعالیٰ واحد" کہ مجھے اللہ کے واحد ہونے کی کوئی دلیل بتاؤ۔ امام شافعی ؒ نے جواب میں فرمایا " یا بشر! ما تدرک من لسان الخواص فاکلمک علی لسانھم؟ الاصوات من المصوت اذا کان المحرک واحدا دلیل علیٰ انہ واحد،وعدم الضد فی الکلام علی الدوام دلیل علی ان اللہ واحد، واربع نیران مختلفات فی جسد واحد متفقات الدوام علی ترکیبہ فی استقامہ الشکل، دلیل علیٰ انہ واحد " کہ ایک ہی محرک پر مختلف آوازوں کا پیدا ہونا اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہے اورایک ہی جسم میں مخالف "اربع نیران" (چار آگ)کا جمع ہونا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل

۔۔۔اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ الیٰ آخرہ "۔[10] یہ سب نشانیاں اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ ایک ہے۔[11]

2۔ عقیدہ رسالت اور مشرکین سے جدل

مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آپ ﷺ کی رسالت کے بھی منکر تھے اور طرح طرح کے اعتراضات کیا کرتے تھے۔کبھی کہتے اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتے کو کیوں نبی بنا کر نہیں بھیجا،کبھی کہتے یہ کیسا رسول ہے یہ تو کھانا بھی کھاتا ہے،ہماری طرح بازاروں میں بھی آتا جاتا ہے۔کبھی آپ ﷺ سے کہتے جب تک آپ کوئی معجزہ نہ دکھائے ہمیں تب تک یقین نہیں آئے گی ۔

---

1 شاہ ولی اللہ دہلوی،الفوزالکبیر،ص 19،قدیمی کتب خانہ،کراچی۔
2 سورہ بقرہ۔163
3 سورہ آل عمران ۔28
4 سورہ اسراء۔22
5 سورہ حج۔71
6 سورہ المومنون۔117
7 سورہ البقرہ ۔163
8 سفیان ثوری،تفسیر ثوری،تحقیق۔امتیاز علی عرشی، سورہ بقرہ۔164، ص۔54،طبعہ اولیٰ ،دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1403 ھ۔
9 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی(م۔150ھ)تفسیر مقاتل بن سلیمان ،تحقیق۔عبداللہ محمودشحاتہ ،ج۔1، ص۔153، مؤسسہ تاریخ عربی بیروت،لبنان،1423ھ۔
10 سورہ بقرہ۔164
11 تفسیر شافعی،تحقیق احمد بن فران،ج۔3،ص ۔246۔

قرآن نے مشرکین کے ان سب اعتراضات کے جوابات دئیے ہیں اور عمدہ انداز میں ان کے ساتھ جدل کیا ہے۔جن آیات میں مشرکین کے ساتھ رسالت محمدیﷺ پر جدل کیا گیا ہے، ان میں سے چند آیات کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

آیات جدل اور عقیدہ رسالت

1. ﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰٓى[12]
2. ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ[13]
3. ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً[14]
4. ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ[15]

آیت جدل : ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔــلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[16]

آیت جدل اور تفسیر ی آراء

1۔ تفسیر مجاہد: ابن جریر اس آیت کی تفسیر میں مجاہد ؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا"اے نبی ! ہم نے آپ سے پہلے بھی آدمی ہی نبی بنا کر بھیجے اور اگر ان کافروں کو یقین نہیں آرہا تو اہل کتاب سے پوچھو۔مجاہد نے "اہل الذکر"کی تفسیر اہل کتاب سے کی ہے۔[17]

---

12 سورہ اسراء،94۔95
13 سورہ نحل،43
14 سورہ رعد،38
15 سورہ یوسف،109
16 سورہ نحل،43

2۔ تفسیر مقاتل : مقاتل نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت ابو جہل بن ہشام ،ولید بن مغیرہ،اور عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے کہا "کیا اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو جو کھاتا پیتا ہے رسول بنا کر بھیجا اور فرشتے کو نہیں بھیجا" اسی طرح "اہل الذکر "کی تفسیر اہل تورات کے ساتھ کی ہے۔[18]

3۔ الہامی کتابوں پر ایمان اور مشرکین سے جدل :

مشرکین جس طرح توحید ورسالت کے منکر تھے اسی طرح آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید اور دوسرے آسمانی کتابوں کے بھی منکر تھے۔ قرآن کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ نعوذباللہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ کبھی کہتے یہ کھلا جادو ہے۔ کبھی یہ اعتراض کرتے تھے کہ یہ قرآن محمد کی بجائے عرب کے کسی اور بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوا ؟ کبھی آپ ﷺ سے کہتے کہ اس کی جگہ کوئی اور کتاب لے آؤ یا اس کے احکامات کو بدل دو۔

قرآن نے مشرکین کے ان سب شبہات ا وراعتراضات کے جوابات دئیے ہیں اور ان کو کھلا چیلنج دیا ہے کہ اگر تم اس کتاب میں شک کرتے ہو تو اس جیسی ایک کتاب لے آؤ۔اگر کتاب نہیں لا سکتے تو قرآن کی سورتوں کی طرح ایک سورت لے آؤ۔لیکن مشرکین قرآن کی آیات کی طرح

17 ابو الحجاج مجاهد بن جبر قرشی مخزومی(م۔104ھ) تفسیر مجاهد،ص۔421۔

18 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی(م۔150ھ)تفسیر مقاتل بن سلیمان ،،ج۔2،ص۔470۔

ایک آیت بھی پیش نہ کرسکے۔اس لئے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور مخلوق کا کلام خالق کے کلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔

قرآن مجید کے جن آیات میں مشرکین کے ساتھ ایمان بالقرآن پرجدل کیا گیا ہے،ان میں سے چند ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

قرآن پر ایمان اور آیات جدل

1 ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ﴾[19]

2 ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭوَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ﴾[20]

3 ﴿وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا ...﴾[21]

آیت جدل : ﴿وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ ...﴾الیٰ آخرالآیۃ[22]

آیت جدل اور تفسیر ی آراء

1۔ **تفسیر شافعی :** امام شافعی ؒ نے اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث نقل کی ہے۔"ما ترکت شیئا امرکم اللہ الا وقد امرتکم بہ ولا ترکت شیئامما نہاکم عنہ الا وقد نہیتکم عنہ"اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کو جن چیزوں کا حکم دینے کو کہا میں نے وہ حکم دے دیا اور جن چیزوں سے تمہیں منع کرنے کا حکم دیا اس سے میں نے

---

[19] سورہ بقرہ،23

[20] سورہ نساء،82

[21] سورہ یونس،15

[22] سورہ یونس،15

تمہیں منع کیا اور میں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔[23]

2۔ **تفسیر مقاتل:** صاحب تفسیر فرماتے ہیں کہ جب کفار نے آپ ﷺ سے کہا کہ اس قرآن کی جگہ کوئی اور کتاب لے آؤ جس میں قتال کا حکم نہ ہو یا اس کو بدل دو تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا"اے محمد ﷺ آپ ان لوگوں سے کہہ دیں ، مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۔[24] کہ میرے اختیار میں نہیں کہ میں اس کو اپنے خواہش کے مطابق بدل دوں۔

3۔ **تفسیر عبدالرزاق:** عبدالرزاق نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں آپ ﷺ کی یہ حدیث نقل کی ہےکہ ایک مالک نے گھر بنایا اور اس میں ایک دسترخوان بچھایااور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا، کہ لوگوں کو کھانے پر بلائے ،پس جس نے داعی کی دعوت کو قبول کیا،گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھایاتو مالک اس سے راضی ہوااور جس نے دعوت قبول نہیں کی،گھر میں داخل نہیں ہوااور دسترخوان سے نہیں کھایا ،مالک اس سے راضی نہیں ہوا۔ پس اللہ مالک ہے،گھر اسلام ہے،دسترخوان جنت ہے اور محمد ﷺ داعی ہے۔[25]

---

23 تفسیر شافعی،تحقیق احمد بن فران،ص۔967۔

24 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی(م۔150ھ)تفسیر مقاتل بن سلیمان،،ج2،ص۔

25 عبدالرزاق بن ہمام صنعانی(م۔211ھ)تفسیرالقرآن العزیز،تحقیق۔ڈاکٹرمحمود محمدعبدہ،ج۔2،ص۔174،دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان،1419ھ۔

4۔فرشتوں پر ایمان اور مشرکین سے جدل

مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں مانتے تھے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی لم یلد ولم یولد صفت کے منکر تھے اور دوسرا یہ کہ اولاد بھی بیٹی ہی ثابت کرتے تھے،جو کمزور ہے جسے خود اپنے لئے عیب اور باعث ذلت سمجھتے تھے۔ قرآن کی ان کے اس عقیدے کی تردید کی ہے،جن آیات میں مشرکین کے ساتھ ایمان بالملائکہ پر جدل کیا گیا ہے،ان میں سے چند آیات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

فرشتوں پر ایمان اور آیات جدل

1 ۔وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ[26]

2 ۔اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَي الْبَنِيْنَ[27]

3 ۔اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۔[28]

<u>آیت جدل</u> : ۔اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَي الْبَنِيْنَ الیٰ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّايَصِفُوْنَ۔[29]

آیت جدل اور تفسیری آراء

1۔ <u>تفسیر مجاہد</u>: مجاہد اللہ تعالیٰ کے قول ۔وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا۔کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔قریش نے کہا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں تو ابوبکر صدیق نے انہیں کہا پھر ان بیٹیوں کی مائیں کون ہیں؟انہوں نے

[26] سورہ نحل،57۔59

[27] سورہ صافات،153۔159

[28] سورہ زخرف ،16۔19

[29] سورہ صافات،153۔159

جواب دیا"بنات سروات الجن"یعنی جن سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی " ﴿وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ﴾[30] کہ "جن" بھی یہ جانتے ہیں کہ یہ لوگ حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔آیت میں جن سے مراد ملائکہ ہیں۔

2۔ تفسیر مقاتل : صاحب تفسیر سے مذکورہ آیات جدل کی تفسیر یوں منقول ہیں"پسند یا تم نے بیٹوں کو بیٹیوں پر حالانکہ بیٹے افضل ہیں بیٹیوں پر(تمہاری نظر میں)،تمہیں کیا ہوا ہے؟کیسے بے انصافی کا فیصلہ کرتے ہو اور کیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی واضح دلیل آئی ہے اس بات پر کہ یہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں؟ اگر ہے تو لے آؤ۔[31]

5۔ بعث بعد الموت اور مشرکین سے جدل

مشرکین عرب اپنے دوسرے باطل عقائد کی طرح بعث بعد الموت کے بھی منکر تھے۔ان لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ زندگی تو بس یہی دنیا کی زندگی ہے اس کے بعد دوبارہ کوئی زندگی نہیں ہے۔عقیدہ آخرت کے بارے میں طرح طرح کے اعتراضات کرتے تھے۔کبھی تو کہتے ان ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جب یہ بوسیدہ ہوجائیں۔کبھی کہتے جب ہم

---

30 ابو الحجاج مجاہد بن جبر قرشی مخزومی(م۔104ھ) تفسیر مجاہد،ص۔571۔

31 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی(م۔150ھ)تفسیر مقاتل بن سلیمان ،تحقیق۔عبداللہ محمودشحاتہ، ج۔3،ص۔622۔

مرکر مٹھی بن جائے تو پھر یہ دوبارہ جی اٹھنا بڑی دور کی بات ہے۔

شاہ ولی اللہ ۔ نے فوزالکبیر میں لکھا کی بعث بعد الموت کے انکار اور استبعاد کے جواب کے بارے میں قرآن نے دو طریقے اختیار کئے ہیں۔1۔قیاس(انسان اور زمین کی پیدائش پر) ،2۔دوسری آسمانی کتابوں سے حشر و نشر کا ثبوت [32] ۔ یعنی اول یہ کہ حشر ونشر کو "احیاء ارض"اور اس کے مشابہ اشیاء پر قیاس کیا گیا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ بعث بعد الموت کی خبر دینے میں قرآن دوسری آسمانی کتابوں کی موافقت کرتا ہے۔

قرآن مجید میں مشرکین عرب کے ساتھ سینکڑوں آیات میں"بعث بعد الموت" پر جدل کیا گیا ہے۔جن میں چند آیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

بعث بعد الموت اور آیات جدل

1. ﴿قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ﴾[33]
2. ﴿قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾[34]
3. ﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ﴾[35]

آیات جدل اور تفسیری آراء

---

32 شاہ ولی اللہ دہلوی،الفوزالکبیر،ص 23،قدیمی کتب خانہ،کراچی،

33 سورہ مومن ،11

34 سورہ جاثیہ ،26

35 سورہ بقرہ،28

1۔تفسیر مجاہد : ابن جریجؒ، مجاہد ؒ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ﴾کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں،اے کفار!تم کچھ بھی نہیں تھے جب اللہ نے تمہیں پیدا کیااور موت برحق تمہیں آئے گی، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کریں گے۔ مجاہدؒنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ﴿قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ﴾[36] اسی مذکورہ بالا آیت کی طرح ہے۔[37]

2۔تفسیر ثوری : سفیان ثوری ؒ ،ابو اسحق ؒ سے ابوالاحوص ؒ سے،اور وہ عبداللہ ؒ ابن مسعود سے آیت مبارکہ کی تفسیر روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؓ نے فرمایاکہ یہ آیت اس آیت کی طرح ہے جو سورۃ مؤمن (غافر)کی اوائل میں ہے،اور وہ آیت ہے ﴿قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ﴾[38]

3۔تفسیر مقاتل : مقاتلؒ سے آیت مبارکہ ﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ﴾[39] کی تفسیر یوں منقول ہیں۔"کیف تکفرون باللّٰہ (بانہ واحدلاشریک لہ) وکنتم امواتا یعنی نطفافاحیاکم یعنی فخلقکم ثم یمیتکم عنداحیائکم ثم یحییکم من بعدالموت یوم القیامۃثم الیہ ترجعون فیجزیکم باعمالکم "[40]

---

36 سورۃ مؤمن،11

37 ابو الحجاج، مجاهد بن جبر قرشی مخزومی(م۔104ھ)تفسیر مجاهد،ص، 406۔

38 سفیان ثوری،تفسیر ثوری،تحقیق،امتیاز علی عرشی،ص،43۔

39 سورۃ بقرۃ،۲۸

40 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی(م۔150ھ)تفسیر مقاتل بن سلیمان ،تحقیق،عبداللہ محمودشحاتۃ ،ج،1،ص،96

7۔ اصنام واجرام پرستی کی شدید مذمت مشرکین سے جدل

قرآن مجید میں اگر کسی مسئلہ پر مشرکین کے ساتھ بہت تفصیل سے جدل کیا گیا ہے تو وہی مسئلہ تردید اصنام واجرام پرستی ہے۔زمانہ اسلام سے پہلے عربوں کے عقائد واعمال پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ عرب کے مشرکین طرح طرح کی شرکیات اور واہیات میں مبتلا تھے۔عرب کے اکثر قبائل بت پرست تھےاور انہوں نےاپنے لئے مختلف بت بنا رکھے تھےجن کی یہ لوگ عبادت اور تعظیم کرتےتھے۔عرب کے بعض قبائل اجرام پرستی میں ڈوبے ہوئے تھےاور سورج چاند تاروں کی پوجا کرتے تھے۔ستاروں کے لئے انہوں نے الگ الگ ہیکل بنائے تھے جن میں ان کی تصویریں تھیں۔ان ستاروں کے لئے ان کے ہاں خاص خاص عبادتیں اور دعائیں مقرر تھیں۔عرب کے بعض دیہات میں مجوسی یعنی آتش پرست آباد تھے۔بعض عرب قبائل دہریے تھے جو خدا اور جزا وسزا کے منکر تھے۔

جو مشرکین بتوں کی پوجا کرتے تھےان کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدائی میں شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کے مختلف کام سپرد کئے ہیں جس طرح ایک بادشاہ اپنے وزیروں کو مختلف وزارتیں سپرد کرتا ہیں ۔ان میں سے بعض بت ہمیں رزق دیتے ہیں،بعض ہم پر بارش برساتے ہیں،بعض بیماریوں سے ہمیں شفا دیتے

ہیں،بعض ہمیں اولاد عطا کرتے ہیں اور بعض اللہ کے ہاں ہماری شفاعت کریں گے۔

قرآن مجید نے مشرکین کے ان سب باطل عقائد کو ذکر کرکے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ان کو رد کیا ہے۔

قرآن مجید میں بہت ساری آیات میں مشرکین کے ساتھ بت پرستی اور اجرام پرستی کی تردید پر جدل کیا گیا ہے۔ذیل میں چند آیات ذکر کی جاتی ہیں۔

آیات مخاصمہ بابت بت پرستی کی مذمت اور آیت جدل

1. ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ﴾[41]
2. ﴿قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ﴾[42]
3. ﴿وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَـيْــــًٔـا﴾[43]

مذکورہ بالا آیات میں سے ایک آیت کی تفسیر کو روایات کی روشنی میں درج کیا جاتا ہے۔

آیت جدل : قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَالیٰ آخر الآیا[44]

آیت جدل اور تفسیری آراء

1۔تفسیر مجاہد : ابن ابی نجیح ، مجاہد سے آیت مبارکہ ﴿اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

41 سورہ یونس۔104
42 سورہ رعد۔16
43 سورہ فرقان۔3
44 سورہ رعد۔16

عَلَيْهِمْکی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیا ان مشرکوں نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک بنایا ہےجنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خلقت کی طرح خلقت کی ہے،پھر یہ خلقت ان پر مشتبہ ہوگئی اور یہ لوگ بتوں پر خالق کا گمان کرنے لگے ؟نہیں ہرگز ایسا نہیں ہے۔

علامہ زمخشری ؒ نے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان مشرکوں نے تو اللہ کے ساتھ ایسوں کو شریک نہیں بنایا جنہوں نے اللہ کی طرح خلقت کی ہو اور پھر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اور ان شرکاء کی خلقت میں شک میں پڑ گئے ہو،یہاں تک کہ یہ لوگ کہیں کہ یہ بھی اللہ کی طرح پیدا کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور یہ بھی اللہ کی طرح عبادت کے مستحق ہیں بلکہ ان لوگوں نے تو ایسے عاجز چیزوں کو شریک بنایا ہے جو ان کاموں پر بھی قدرت نہیں رکھتے جن پر مخلوق کو قدرت حاصل ہے،جو خالق کی قدرت میں ہیں وہ تو بہت دور کی بات ہے۔[45]

2۔<u>تفسیر ثوری</u> ؒ : سفیان ثوری ؒ نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر سورہ رعد کی چودہ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ کے ساتھ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ مشرک لوگ جن باطل معبودوں کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں یہ نفع ونقصان کی کچھ طاقت نہیں رکھتے اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں ان کی

---

[45] ابو الحجاج، مجاهد بن جبر قرشی مخزومی(م104ھ)تفسیر مجاهد،ص 406۔

مثال اس شخص کی طرح ہے جو کنویں کے کنارے کھڑا ہو اور پانی حاصل کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اور اپنے ہاتھوں کو مل رہا ہو۔اسی طرح ان لوگوں کے یہ باطل معبود ان کو جواب نہیں دے سکتے اور یہ لوگ آخرت میں حسرت سے اپنے ہاتھوں کو ملتے رہیں گے۔[46]

3- تفسیر مقاتل : مقاتل نے سے مذکورہ آیت مبارکہ تفسیر یوں منقول ہیں۔" آپ کہہ دیجئے(اے محمد ان کفار مکہ سے)آسمانوں اور زمینوں کا پالنے والاکون ہے؟ ان لوگوں نے کہا اللہ۔پس آپ کہہ دیجئے کیا تم لوگوں نے اللہ کے سوا اور لوگوں کو کارساز بنایا ہے؟۔(جن بتوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو)وہ اپنے لئے کسی نفع ونقصان کی طاقت نہیں رکھتے۔آپ کہہ دیجئے۔کیااندھا (ہدایت سے) اوردیکھنے والا(ہدایت کو)برابرہوسکتے ہیں اور کیا اندھیرے(شرک)اورروشنی(ایمان)برابر ہو سکتے ہیں؟"یعنی وہ شخص جو اندھیرے میں ہو وہ برابر نہیں ہو سکتا اس شخص کے جو روشنی میں ہو۔[47]

4۔ تفسیر عبدالرزاق: صاحب تفسیر مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مشرکین اللہ کے سوا جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہ انہیں کچھ نفع نہیں دے سکتے۔اور ان کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو پانی کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھتا ہے کہ پانی خود اس کی منہ میں

---

46 سفیان ثوری،تفسیر ثوری،تحقیق۔امتیاز علی عرشی،ص۔152۔

47 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی(م۔150ھ)تفسیر مقاتل بن سلیمان ،تحقیق۔عبداللہ محمودشحاتہ ،ج۔2،ص۔373۔

چل کر آئے لیکن وہ اس وقت تک پانی کو حاصل نہیں کرسکتا جب تک پاؤں پھیلائے رکھتا ہے۔اسی طرح مرتے دم تک یہ باطل معبود انہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔[48]

نتائج

1۔ علم الجدل والمخاصمہ قرآنی موضوعات میں سے اہم ترین موضوع ہے۔

2۔ مشرکین کے من گھڑت نظریات کی قرآن نے تردید کی ہے۔

3۔ تفسیر مقاتل ، سفیان ثوری ، تفسیرشافعی، تفسیرمجاہد، تفسیرعبدالرزاق قرون ثلاثہ کی اہم تفاسیرماثورہ میں سے ہیں۔

48 عبدالرزاق بن ہمام صنعانی(م۔211ھ)تفسیرالقرآن العزیز،تحقیق۔ڈاکٹرمحمود محمدعبدہ،ج۔2،ص۔233۔